"انٹر نیشنل جسٹس مشن" — ایک نئی تبشیری تنظیم

"بیرون ملک کام کرنے والے تبشیری کارکنوں کے پاس اتنے زیادہ وسائل نہیں کہ وہ اپنے میزبان معاشروں میں سماجی انصاف کو عملی جامہ پہنا سکیں۔" اِس امر کا اظہار ورجینیا (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) میں قائم "انٹر نیشنل جسٹس مشن" نے ستر سے زائد تبشیری تنظیموں کی بیرونِ ملک کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی رپورٹ میں کیا۔ رپورٹ جس اجلاس (واشنگٹن - ڈی - سی، جولائی ۱۹۹۶ء) میں پیش کی گئی تھی، اِس میں تبشیری تنظیموں اور امدادی و ترقیاتی کام کرنے والے اداروں کے سرکردہ رہنما شریک تھے، اور اجلاس کی صدارت کانگرس کے رکن ٹونی ہال کر رہے تھے۔

"انٹر نیشنل جسٹس مشن" کے سربراہ جناب گیری ہاگن نے کہا کہ: "زیر بحث جائزے کے نتائج سے ظاہر ہے کہ ایک مسیحی ادارۂ انصاف کی شدید ضرورت ہے جو بے انصافی اور ظلم و ستم کے واقعات پر توجہ دینے کے وسائل اور مہارت رکھتا ہو۔ بیرونِ ملک کام کرنے والے مبشرین کی جانب سے ایسے واقعات کی رپورٹ کی جاتی ہے، مگر وہ اپنی تبشیری حیثیت کو خطرے میں ڈالے بغیر کوئی اقدام نہیں کر سکتے۔"

بیرون ملک مبشرین اور امدادی سرگرمیوں میں شریک کارکن اپنے رہائشی علاقوں سے جن مظالم اور زیادتیوں کی آئے دن شکایت کرتے ہیں، اِن میں عدالتی کرپشن، فوج یا پولیس کی زیادتیاں، بچوں سے بدفعلی، کسی الزام یا مقدمے کے بغیر حراست، غائب شدگی اور ریاستی سطح پر نسلی ولسانی اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک جیسے معاملات شامل ہیں۔

مسیحی کارکن بالعموم اِس پوزیشن میں نہیں ہوتے کہ متاثرین کی طرف سے مؤثر طور پر مداخلت کر سکیں، کیوں کہ اولاً وہ غیر ملکی ہوتے ہیں، زیادتیوں کا ریکارڈ رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے کہ حکام کے ہاں رپورٹ درج کرائیں۔ ثانیاً اُن پر آسانی سے جوابی الزام لگا دیے جاتے ہیں اور وہ اپنے نگران اداروں سے اس مداخلت کے لیے تعاون حاصل نہیں کر سکتے۔ ۱۹۹۴ء میں قائم کی گئی تنظیم "انٹر نیشنل جسٹس مشن" اِس پوزیشن میں ہے کہ حسبِ ضرورت امداد کے لیے پہنچ سکے۔ (ماہنامہ کرسچینٹی ٹوڈے، ۷ اکتوبر ۱۹۹۶ء)